روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 4 جنوری 2002ء 19 شوال 1422 ہجری - 4 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 4

استغفار پر دوام

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے استغفار پر دوام اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور ہر غم کے بعد فراخی عطا کرے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو توقع بھی نہیں ہوگی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار حدیث نمبر 1297)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے' کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا' تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دیگا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام توبوا الیہ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا' کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو' تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے' تو نتیجہ یہ ہوگا (وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا) (ھود:4) سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔ ہر ایک شخص کے لئے ایک دائرہ ہے۔ جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے ہر ایک آدمی نبی' رسول' صدیق شہید نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 349)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک ''بیوت الحمد منصوبہ'' اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 80 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

- احباب کرام کے علم کی خاطر۔ پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔
- حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی
- حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مدّ بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

کثرت سے استغفار پڑھنا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

اے عزیزو! اور دوستو۔ اپنی کمزوری کے رفع کرنے کے لئے کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھو اور رب کے نام سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری ربوبیت یعنی پرورش کرے تم کو مظفر و منصور کرے تاکہ تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 203)

جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی

باقی صفحہ 2 پر

محمد الیاس منیر صاحب

فرینکفرٹ میں 53 واں عظیم الشان عالمی میلہ کتب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو امسال بھی فرینکفرٹ میں لگنے والے سالانہ علمی میلہ کتب میں اپنے جرمنی اشاعتی ادارہ کے نام سے ایک شاندار سٹینڈ لگانے کی توفیق ملی اور اس طرح سے چھ روز تک جاری رہنے والے اس میلہ کے دوران جماعت جرمنی کو ہزاروں افراد تک احمدیت کا پیغام اور اس کی پرامن تعلیم پہنچانے کی توفیق ملی۔ نیز اس سٹینڈ کے نتیجہ میں متعدد کتب فروشوں سے رابطے ہوئے جنہوں نے قرآن کریم اور بعض دیگر کتب خریدنے کے لئے آرڈر دیئے۔

فرینکفرٹ میں لگنے والا یہ میلہ کتب امسال 10 سے 15 اکتوبر 2001ء تک جاری رہا۔ جس کے ہال نمبر 3.1 میں L139 نمبر پر خوبصورتی سے سجا ہوا جماعت احمدیہ کا 12 مربع میٹر کا سٹینڈ 10 اکتوبر کی صبح زائرین اور متلاشیان حق کے استقبال اور راہنمائی کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس سٹینڈ کو موجودہ عالمی حالات کے پیش نظر خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا اور بڑے بڑے ایسے بورڈ آویزاں کئے گئے تھے جن میں قرآن کریم کے حوالہ سے تشدد اور دہشت گردی کے بارہ میں دینی تعلیم بیان کی گئی تھی اور واضح کیا گیا تھا کہ دین امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کے جرمن اور دیگر زبانوں میں تراجم کو خاص طور پر نمایاں کر کے پیش کیا گیا۔ اسی طرح ہمارے بزرگ مصنف محترم شیخ ناصر احمد صاحب کی جرمن زبان میں لکھی ہوئی کتاب Jehad in Islam اور محترم ہدایت اللہ ھبش صاحب کے تحریر کردہ جہاد سے متعلق فولڈر کو بھی نمایاں کر کے پیش کیا گیا۔

جس کے نتیجہ میں ہمارے سٹینڈ پر لوگوں کا بے پناہ ہجوم رہا۔ ایسے لوگوں کا ہجوم جو سنجیدگی سے احمدیت کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے۔ جن کے چہروں سے دین کی حقیقی تعلیم معلوم کرنے کی جستجو کا اظہار ہو رہا تھا۔

یہ لوگ بڑی کثرت سے آتے رہے اور قرآن کے جرمن ترجمہ کا مطالبہ کرتے رہے۔ جہاد سے متعلق مذکورہ کتاب جس کی قیمت ہم نے اس موقع کے لئے کم کر کے صرف 2 مارک مقرر کر دی تھی۔ کو سینکڑوں کی تعداد میں حاصل کرتے رہے۔ اس میلہ کی انتظامیہ کی طرف سے جاری ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق امسال گزشتہ سال کی نسبت زائرین کی تعداد مجموعی طور پر اگرچہ 15% کم رہی۔ مگر ہمارا سٹینڈ پہلے سالوں کی نسبت کئی گنا کامیاب رہا۔ کیونکہ نئے تعمیر شدہ بہت وسیع و عریض ہال میں صرف ہمارا سٹینڈ ہی تھا جس کی پیشانی جلی حروف سے لکھے گئے بورڈ سے سجی ہوئی تھی۔ جسے دور سے ہی پڑھ کر لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ محتاط اندازہ کے مطابق ہمارے سٹینڈ پر آنے والے زائرین نے دس ہزار سے زائد تعداد میں مفت لٹریچر از خود حاصل کیا۔ جن میں مختلف مضامین پر مشتمل 32 مفت کتابچوں اور فولڈرز کے علاوہ ہمارا تفصیلی کیٹیلاگ بھی شامل ہے، جو ہماری جملہ کتب کے باتصویر مختلف تعارف پر مشتمل ہے۔

سٹینڈ پر احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کیلئے آنے والے ہزاروں زائرین کے علاوہ ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخبارات کی متعدد ٹیمیں بھی آتی رہیں۔ ٹیلیویژن نمائندوں نے آ کر ویڈیو فلمیں بھی تیار کیں جو مختلف پروگراموں میں نشر کی گئیں۔ ریڈیو اور اخباری نمائندوں نے بھی انٹرویو لئے اور انہیں شائع و نشر کیا۔ اس طرح سے بھی احمدیت کا پیغام اس سٹینڈ کے ذریعہ بے شمار لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔

سٹینڈ پر نمائش کے لئے رکھی جانے والی کتب میں سرفہرست قرآن کریم کے تراجم شامل تھے، جو جرمن زبان کے علاوہ بعض یورپی زبانوں میں جماعت کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں۔ جگہ کی رعایت سے دیگر زبانوں کے تراجم کی فہرست پر مشتمل ایک خوبصورت بورڈ اس جگہ پر آویزاں کر دیا گیا تھا۔

دیگر کتب میں جرمن زبان میں شائع کی گئی جملہ جماعتی کتب شامل تھیں اور دوسری زبانوں میں سے انگریزی، عربی، فرنچ، فارسی اور روسی زبانوں کی کتب کے نمونے بھی رکھے گئے تھے۔ ان کے علاوہ زبانوں کی کتب جگہ کی مناسبت سے اگرچہ نمائش میں رکھی نہ جا سکی تھیں۔ تاہم وہ ہمارے سٹاک میں موجود رہیں اور ضرورت کے مطابق پیش کی جاتی رہیں۔

سٹینڈ کی تیاری کے دوران ابتداء سے ہی شعبہ اشاعت کو محترم نیشنل امیر صاحب کی راہنمائی اور سرپرستی حاصل رہی۔ آپ ہر قدم پر قیمتی ہدایات سے نوازتے رہے۔ علاوہ ازیں اتوار کے روز آپ بنفس نفیس سٹینڈ پر تشریف بھی لائے۔ کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور زائرین کے ساتھ خوب مصروف وقت گزارا۔ آپ کے علاوہ سٹینڈ پر زائرین کی راہنمائی کے لئے خدمات بجا لانے والے احباب میں محترم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ، ایک سابق مربی سلسلہ محترم محمد اسماعیل منیر صاحب، مکرم عظیم بٹ صاحب، مکرم سعید گیسلر صاحب، مکرم فہیم احمد صاحب، مکرم میر عبداللطیف صاحب اور عزیزہ خولہ ھیوبش صاحبہ شامل رہیں۔

سٹینڈ کو خوبصورتی سے سجانے اور برقی قمقموں سے روشن کرنے کی جملہ خدمات ہمارے ایک خادم محترم نوید اقبال صاحب نے سرانجام دیں جو اپنے ساتھی محترم سلیم اختر صاحب کے ساتھ Hannover سے آئے تھے۔ ڈیزائننگ کے لئے عزیزم عطاء العلی صاحب آف Hannover اور عزیزم حامد ناصر صاحب نے اپنی اپنی مہارت کے جوہر دکھلائے۔ فجزاھم اللہ

احسن الجزاء

میلہ ایک نظر میں

☆ ہر سال فرینکفرٹ میں لگنے والا یہ عالمی میلہ جنگ عظیم دوم کے بعد اس وقت شروع کیا گیا تھا، جب مشرقی جرمنی کا ایک بڑا علمی شہر Leipzig روسی بلاک میں چلا گیا۔ یہ میلہ کتب اس سے پہلے دراصل اسی شہر میں لگا کرتا تھا۔

☆ امسال یہ میلہ 53 واں میلہ کتب تھا۔

☆ فرینکفرٹ میں لگنے والا یہ میلہ کتب فرینکفرٹ کی مرکزی نمائش گاہ (Messe) کے وسیع و عریض دس ہالوں میں لگا۔

☆ امسال اس نمائش گاہ کی عمارتوں میں ایک بہت بڑے دو منزلہ خوبصورت ہال کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ہمارا سٹال بھی اسی نئے ہال میں تھا۔

☆ اس میلہ کتب میں سائنس، فکشن، ادب، مذہب، لغت، کمپیوٹر سافٹ ویئر، ثقافت، ذرائع ابلاغ، طب اور تاریخ سے متعلق کتب شائع کرنے والے اشاعتی اداروں نے بڑے بڑے سٹینڈ لگائے اور اپنی مطبوعات کی نمائش کی۔

☆ اس میلہ کتب میں سب سے زیادہ دلچسپی دین حق کے موضوع پر لی گئی اور سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب قرآن مجید رہی۔

☆ اس سال اڑھائی لاکھ زائرین نے اس میلہ سے استفادہ کیا زائرین کی یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت قریباً 15% کم رہی۔

☆ اس سال 105 ملکوں اور قوموں نے اس میلہ میں شرکت کی۔

☆ اس سال 6661 اشاعتی اداروں نے اپنے اپنے سٹینڈ لگائے۔ جن میں 2472 سٹینڈ صرف جرمنی کے اشاعتی اداروں نے لگائے۔

☆ جرمنی کے بعد سب سے زیادہ سٹینڈ لگانے والے ملک برطانیہ اور امریکہ تھے جن کے علی الترتیب 884 اور 771 سٹینڈ تھے۔

☆ امسال 56 اداروں نے اپنے سٹینڈ نہیں لگائے جنہوں نے اپنی جگہ محفوظ کرا رکھی تھی ان میں سے 31 صرف امریکہ سے تعلق رکھنے والے ادارے تھے۔

☆ اس میلہ میں بڑے بڑے مطبع خانوں اور جلد سازوں کی طرف سے سٹینڈ لگائے گئے۔

☆ اس میلہ کے دوران ہفتہ کے روز دوپہر کے وقت جب زائرین کا ہجوم عروج پر تھا، انتظامیہ کی طرف سے ایک اعلان کے ساتھ ہی امریکہ میں ہونے والے افسوسناک واقعات پر اظہار افسوس و ہمدردی کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔

☆ اس میلہ میں 99505 نئی کتب کی نمائش کی گئی۔

☆ اس میلہ میں مجموعی طور پر 399811 ٹائیٹل نمائش کے لئے رکھے گئے۔

☆ ۔ کتب کی نمائش کے لئے استعمال ہونے والا کل رقبہ 75,265 مربع میٹر تھا۔

☆ ۔ جماعت جرمنی کو اس میلہ میں گزشتہ 29 سال سے سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔

☆ ۔ یہ میلہ ہر روز صبح 9 بجے شروع ہوتا اور شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہتا اور آخری روز اس میلہ کا اختتام مرکزی انتظامیہ کی طرف سے ٹھیک دو بجے بعد دوپہر تین زبانوں جرمن، انگریزی اور فرانسیسی میں کئے جانے والے اعلان کے ساتھ شرکاء کی تالیوں کی گونج میں ہوا۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر 2001ء)

بقیہ صفحہ 1

تعلیم کے ساتھ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ رکھا ہے۔ ہمارے امام صاحب کی تعلیمات میں جو ہم نے پڑھی ہیں استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض ماقدم وما اخر نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری رضامندیوں کو مااعلم و مالا اعلم کے نیچے رکھ کر اور آئندہ کے لئے غلط کاریوں کے بدنتائج اور بداثر سے محفوظ رکھ اور آئندہ کے لئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرما یہ ہیں مختصر معنے استغفار کے۔

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 373)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں ستر سے لے کر سو تک استغفار کیا کرتے تھے۔ سورۃ نوح میں استغفار کے کئی فائدے بیان فرمائے ہیں (-) حدیث شریف میں ہے کہ طوبیٰ لمن وجدفی صحیفتہ استغفار اکثیر ا خوشخبری ہو اس کے لئے جس نے اپنے نامہ اعمال میں استغفار کو کثرت سے پایا۔ استغفار لفظ غفر سے نکلا ہے۔ غفر کے معنے ڈھانکنا۔ مغفر ڈھال کو کہتے ہیں۔ جو انسان کے منہ اور کچھ جسم کو ڈھانک لیتی ہے۔ استغفار کے معنے ہوئے۔ حفاظت طلب کرنا گناہوں سے اور اس کے بدنتائج سے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کے یہی معنے ہیں کہ اے اللہ تو مجھ کو آئندہ کی خطاؤں سے مصئون اور محفوظ رکھ۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 252)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے خط لکھا جن کے ہمسایوں سے بہت اچھے قریبی مراسم مضبوط ہونے لگ گئے۔ قرار پا گئے۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ایک موقع پر کوئی چیز انہوں نے پکائی تو اپنے ہمسائے کو بھجوا دی یہ کہہ کر ہمارا پاکستانی طرز کا کھانا ہے میں نے سوچا آپ کو بھی کھلائیں۔ اتنا متاثر ہوا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے واقعات بھی اس دنیا میں ہو سکتے ہیں یہ خود گھر پر چل کر شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا اور پھر دعوت الی اللہ کی ساری باتیں سنیں۔ دلچسپی لی اور کتابیں مانگیں اور اب پورا دعوت الی اللہ کا سلسلہ اس کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 1994ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سلسلہ احمدیہ کے نظام مالیات کی بنیادی اینٹیں - تائید حق کی شاخیں

حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مالی تحریکات

یہ دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے - جو پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قسط اول

سلسلہ احمدیہ کے عالمی نظام مالیات کی بنیادی اینٹ

حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ مسیحیت (جنوری 1891ء) سے اپنے وصال مبارک (26 مئی 1908ء) تک سترہ انقلاب آفریں اور حضرت مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول نے پانچ بابرکت اور مشہور مالی تحریکات اپنے عہد خلافت (27 مئی 1908ء تا 13 مارچ 1914ء) میں جاری فرمائیں۔ ان بائیس آسمانی تحریکات کی ایک روح پرور جھلک نہایت اختصار کے ساتھ ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ ان میں ہر ایک تحریک دور رس نتائج کی حامل اور تاریخ ساز ہونے کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے اس عالمگیر مالیاتی نظام کے قصر عالی اور سربفلک قلعہ کی بنیادی اینٹ ہے جس کا خلافت حقہ کے روحانی ادارہ کی زیرنگرانی قیامت تک پوری شان اور تمکنت کے ساتھ مستحکم اور قائم رہنا خدائے عرش کی ازلی تقدیروں میں سے ہے اور کوئی نہیں جو اسے تبدیل کر سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کی مالی تحریکات

1- تائید حق کی پانچ شاخوں کی نشوونما

حضرت اقدس نے جنوری 1891ء میں اپنی کتاب "فتح اسلام" طبع اول صفحہ 18 تا 42 میں خدا کے قائم کردہ پاک سلسلہ کے پانچ عظیم الشان مقاصد بیان فرمائے یعنی ربانی معارف و دقائق پر مشتمل سلسلہ تالیف و تصنیف، غیر اقوام پر اتمام حجت کے لئے حکم الٰہی سے عالمی اشتہارات، واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے مہمانوں کی روحانی بیماریوں اور اوہام کو دور کر کے باب تقریر کے ذریعہ زندہ ایمان و عرفان عطا کرنا۔ تا دین حق کی روشنی پوری دنیا کو منور کر دے اور حضور نے چوتھی شاخ مکتوبات کو قرار دیا جو اس وقت تک قریباً نوے ہزار کی تعداد میں طالبان حق یا مخالفوں کو لکھے جا چکے تھے۔ آپ نے خاص وحی و الہام سے سلسلہ بیعت کے قیام کو پانچویں شاخ کی حیثیت سے متعارف کرایا۔

اس کتاب میں آپ نے اہل ملک کو یہ بھی اطلاع دی کہ "ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے نیز بتایا کہ بیس ہزار اشتہار انگریزی اور اردو میں چھاپ کر نہ صرف اندرون ملک بلکہ یورپ اور امریکہ کی تمام مشہور شخصیات کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

تالیفات میں سے "براہین احمدیہ" کے علاوہ آئندہ عظیم الشان دینی لٹریچر کی اشاعت کا پروگرام بھی حضور نے پیش فرمایا اور درد بھرے دل کے ساتھ فرمایا "اے ملک ہند کیا تجھ میں کوئی ایسا باہمت امیر نہیں کہ اگر اور نہیں تو فقط اسی شاخ کا متحمل ہو سکے۔ اگر پانچ مومن ذی مقدرت اس وقت کو پہچان لیں تو ان پانچ شاخوں کا اہتمام اپنے اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔"

آخر میں حضور نے جذبات تشکر سے لبریز ہو کر پبلک کو بتایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ اس نے اپنے خاص احسان صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔

اس ضمن میں حضور نے سرفہرست اول المبایعین حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمۂ (دین) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ مسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں"

ازاں بعد حضرت حکیم الملت کا حسب ذیل مکتوب سپرد قرطاس فرمایا جس کے لفظ لفظ میں تائید دین کے جوش سے بھرا ہوا اور مالی اور جانی فداکاریوں کا عکس جمیل اور آئینہ صافی ہے:۔

"مولنا۔ مرشدنا۔ امامنا ......

عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفا دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہوں۔ دعا فرمادیں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"۔

2- جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے سرمایہ جمع کرنے کی تحریک

حضرت اقدس نے 30 دسمبر 1891ء کے اشتہار عام میں ارشاد فرمایا:۔

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو ...... گویا یہ سفر مفت میسر آ جائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 303)

3- ایک متدین مکی بزرگ کا زادسفر

17 مارچ 1892ء کو حضور نے جالندھر سے ایک اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا:۔

"اس عاجز کے ایک مخلص دوست جو سلسلہ مبائعین میں داخل ہیں اور خاص مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں ...... مدت چار سال سے اس انتظار میں رہے کہ ...... کسی قدر باسامان ہو کر اپنے وطن مقدس کی طرف مراجعت فرماویں لیکن اللہ جلشانہ کی مشیت سے آج تک ایسا اتفاق نہ ہو سکا ...... لہٰذا میں محض للہ اپنے تمام بھائیوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں ...... اپنے اس غریب بھائی اور مسافر اور تفرقہ زدہ اور ہموطن ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ کی اپنی مقدرت اور وسعت کے موافق ہمدردی اور خدمت کریں ...... اس چندہ کے لئے میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ اس روپے کے تحویلدار منشی رستم علی ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے پنجاب لاہور مقرر کئے گئے ہیں" (مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 314-316)

یہ مکی بزرگ حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد تھے جو شعب بنی عامر میں بود و باش رکھتے تھے جہاں مولد النبیؐ مولد علیؓ اور بنو ہاشم کے مکانات واقع تھے۔ حضرت شیخ محمد بغرض سیر و سیاحت بلاد ہند میں تشریف لائے۔ جموں میں احمدیت کا پیغام ملا۔ 10 جولائی 1891ء کو امام دوراں کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور کچھ عرصہ دیار حبیب کی برکات سے مستفید ہونے کے بعد 1893ء کے وسط میں مکہ شریف بخیریت پہنچ گئے اور فریضہ حج کی بجا آوری کے بعد 4- اگست 1893ء مطابق 20 محرم 1311ھ کو حضرت اقدس کی خدمت میں تفصیلی کوائف و حالات لکھے نیز شعب عامر کے ایک تاجر السید علی طائع تک پیغام حق پہنچانے اور انہیں عربی تصانیف بھجوانے کی نسبت بھی عرضداشت کی۔

("حمامتہ البشریٰ" ص 2 طبع اول)

4- ممالک ہند میں اشاعت دین کے لئے واعظین کا تقرر

حضرت اقدس نے 26 مئی 1892ء کو ایک ضروری اشتہار دیا کہ اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت

دین...... کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔"

اس ضمن میں حضور نے سلسلہ کے فاضل جلیل حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی کو پہلا واعظ تجویز فرمایا اور تحریک فرمائی کہ "ہر ایک ذی مقدرت صاحب ہماری جماعت میں سے دائمی طور پر...... ان کے گزارہ کے لئے حسب استطاعت اپنے کوئی چندہ مقرر کریں اور پھر جو کچھ مقرر ہو بلاتوقف ان کی خدمت میں بھیج دیا کریں۔"

(نشان آسمانی۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 323)

5- قادیان میں دو پریس ایک خوشنویس اور کاغذات کا انتظام

(فروری 1893ء) فرمایا "اے جماعت مخلصین...... ہمیں اس وقت تین قسم کی جمعیت کی ضرورت ہے جس پر ہمارے کام اشاعت حقائق و معارف دین کا سارا مدار ہے اول یہ کہ ہمارے ہاتھ میں کم سے کم دو پریس ہوں دوئم ایک خوش خط کاپی نویس سوئم کاغذات۔ ان تینوں مصارف کے لئے اڑھائی سو ماہواری کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اب چاہئے کہ ہر ایک دوست اپنی ہمت اور مقدرت کے موافق بہت جلد بلاتوقف اس چندہ میں شریک ہو اور یہ چندہ ہمیشہ ماہواری طور سے ایک تاریخ مقررہ پر پہنچ جانا چاہئے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 367)

6- الدار میں کنواں لگوانے کی تحریک

(5 ستمبر 1896ء) ابتدائی زمانہ میں سب احباب و مریدین آپ کے سگے چچا زاد بھائیوں، مرزا نظام الدین صاحب اور مرزا امام الدین صاحب کے کنوئیں سے پانی بھرتے اور پیتے تھے اور حضرت کے گھر میں بھی اسی کا پانی جاتا تھا لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ جلسہ سالانہ ہونے لگا ہے اور دور دور سے مہمانوں کی آمد زور شور سے جاری ہوگئی ہے اور رجوع خلائق کا منظر ہے تو انہوں نے حسد سے کنوئیں کا پانی بند کرا دیا۔ ("نور احمد" صفحہ 45 از حضرت نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس ہال بازار امرتسر طبع دوم ص 45)

اس پر حضور نے "الدار" میں کنواں کھدوانے کا فیصلہ کر کے اپنے چند مخلص مریدوں کی ایک فہرست مرتب فرمائی اور اپنے قلم مبارک سے انہیں خطوط ارسال کئے کہ وہ بلاتوقف اس کے لئے چندہ بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں آپ نے 5 ستمبر 1896ء کو حسب ذیل مکتوب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام بھی سپرد قلم فرمایا:۔

مجی عزیزم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کوہ چکراتہ ضلع سہارنپور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ اس مہمانخانہ میں دن بدن بہت آمد و رفت مہمانوں کی ہوتی جاتی ہے۔ اور پانی کی دقت بہت رہتی ہے۔ ایک کنواں تو ہے مگر اس میں ہمارے بے دین شرکاء کی شراکت ہے۔ وہ آئے دن فتنہ فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔ اور نیز سقہ کا خرچ اس قدر بڑھتا ہے۔ کہ اس کی تین سال کی تنخواہ سے ایک کنواں لگ سکتا ہے۔ لہٰذا ان دقتوں کو دور کرنے کے لئے قرین مصلحت معلوم ہوا۔ کہ ایک کنواں لگایا جاوے۔ سو آج فہرست چندہ مخلص دوستوں کی مرتب کی ہے۔ جس میں آپ کا نام بھی داخل ہے۔ اس چندہ سے یہ غرض نہیں ہے۔ کہ کوئی دوست فوق الطاقت کچھ دیوے بلکہ جیسا کہ چندوں میں دستور ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ بطیب خاطر میسر آوے وہ بلاتوقف ارسال کرنا چاہئے۔ اپنے پر فوق الطاقت بوجھ نہ ڈالنا چاہئے۔ کہ اس خیال سے انسان بعض اوقات خود چندہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ یہ کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔ اور چاہ کی لاگت تخمیناً 250 روپے ہوگی۔ اگر خداتعالیٰ چاہے گا۔ تو اس قدر دوستوں کے تمام چندوں سے وصول ہو سکے گا۔ والسلام خاکسار غلام احمد 5 ستمبر 1896ء

آپ ہمیشہ سے بکمال محبت و صدق دل اعانت اور امداد میں مشغول ہیں۔ صرف بہ نیت شمول در چندہ دہندگان آپ کا نام لکھا گیا۔ گو آپ 2/ بطور چندہ بھیج دیں۔ غلام احمد۔

سلسلہ احمدیہ کے مشہور محقق و مصنف حضرت ملک فضل حسین صاحب کے ذریعہ الفضل قادیان 6 اگست 1946ء کے صفحہ 3 پر یہ غیر مطبوعہ مکتوب پہلی بار منظر عام پر آیا تو دہلی کے ممتاز غیر مسلم صحافی سردار دیوان سنگھ مفتون صاحب نے اپنے اخبار "ریاست کی 12 اگست 1946ء کی اشاعت میں اس مکتوب پر" قادیان کے احمدیوں کی پچاس سالہ رفتار ترقی کے زیر عنوان حسب ذیل تبصرہ کیا:۔

"قادیان کی احمدی جماعت کے اس وقت کئی لاکھ ممبر ہیں اور ان ممبروں میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں جیسے جج فیڈرل کورٹ بھی شامل ہیں جو اپنی آمدنی کا زیادہ حصہ رفاہ عام کاموں کیلئے اس جماعت کی معرفت صرف کرتے ہیں۔ اور یہ جماعت مختلف شعبوں کے ذریعہ ہر سال لاکھوں روپیہ ہندوستان وغیرہ ممالک میں مذہب و اخلاق کی تبلیغ کے لئے صرف کرتی ہے مگر **آج سے پچاس برس پہلے اس جماعت کے بانی کے پاس ایک کنواں لگوانے کیلئے اڑھائی سو روپیہ بھی نہیں تھا اور آپ نے دو دو آنے جمع کر کے رفاہ عام کے لئے ایک کنواں لگوایا"**

حضرت اقدس کے ارشاد پر حضرت پیر سراج الحق نعمانی نے اس کنویں کی تاریخ لکھی جس کا مادہ تھا "عجب چشمہ فیض"

7- تعمیر مہمان خانہ اور اس کے ساتھ کنوئیں کی تحریک

حضرت مسیح موعود نے 17 فروری 1897ء کو بذریعہ اشتہار جماعت مخلصین کو اطلاع دی کہ "عرصہ ہوا مجھے الہام ہوا تھا کہ اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے پشاور سے مدراس تک تو میں نے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ لیا اب دوبارہ یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی۔"

لہٰذا حضرت اقدس نے قادیان میں ان دنوں تشریف لانے والے مہمانوں کے مشورہ سے تحریک فرمائی کہ مکان اور اس کے ساتھ ایک کنواں بھی تیار کیا جائے جس کا تخمینہ قریباً دو ہزار قرار دیا گیا ہے لہٰذا جہاں تک ممکن ہو یہ چندہ جلد مرکز میں آنا چاہئے اس اشتہار میں حضور نے کپورتھلہ، امروہہ، مدراس، بنگلور، مالیر کوٹلہ، بھیرہ، لاہور، شملہ اور وزیر آباد کے ان مخلصین کی فہرست بھی شائع فرمائی جنہوں نے اس وقت تک اس کار خیر میں حصہ لیا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 327-328)

حضرت شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس امرتسر کے بیان کے مطابق ان تعمیرات کے مہتمم نانا جان حضرت سید میر ناصر نواب صاحب دہلوی (نبیرہ حضرت خواجہ میر درد) تھے۔ (نور احمد ص 45)

8- بیت مبارک قادیان کی توسیع

ان دنوں بیت مبارک بہت تنگ تھی اور صرف چند نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے تھے اور اکثر نمازیوں کو یا تو بیت اقصیٰ جانا پڑتا یا الدار کی کسی کوٹھڑی یا دوسری چھت پر فریضہ نماز بجالانا پڑتا تھا۔ بایں وجہ حضرت اقدس کا منشا مبارک تھا کہ بیت کے دہنی طرف خالی زمین خدا کے گھر کے ساتھ ملا دی جائے اور توسیع عمارت کے نتیجہ میں کم سے کم چالیس آدمی تو نماز کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اس توسیع کا تخمینہ پانچ سو روپیہ لگایا گیا جس پر حضور نے 29 جولائی 1897ء کو اس غرض کے لئے چندہ کا اشتہار دیا۔ جس پر مخلصین نے حسب دستور لبیک کہا اور بیت مبارک میں نمازیوں کی مزید گنجائش پیدا ہو گئی (اشتہار کا متن مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 452-453 میں شامل اشاعت ہے)

9- قادیان میں مڈل سکول کا اجراء

15 ستمبر 1897ء کو حضرت اقدس نے قادیان میں جماعت کی طرف سے مڈل سکول کے اجراء کی بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی اور اس کا مقصد وحید یہ بیان فرمایا کہ:۔

"ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ (دین حق) کیا شئے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے (دین حق) پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔"

نیز فرمایا کہ "ہر ایک صاحب توفیق اپنے دائمی چندہ سے اطلاع دیوے کہ وہ...... کیا کچھ ماہواری مدد کر سکتا ہے واضح رہے کہ اول بنیاد چندہ کی اخویم مخدومی حکیم نور الدین صاحب نے ڈالی ہے"...... "ہر ایک صاحب کو اختیار ہوگا کہ اپنے لڑکے قادیان میں تعلیم کے لئے بھیجیں۔ بورڈنگ اور انتظامی امور کی کارروائی فہرست چندہ مرتب ہونے کے بعد شروع ہوگی۔

(ایضاً ص 453 تا 455)

یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مرکزی درسگاہ تھی جس کا آغاز پرائمری سکول کی صورت میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دست مبارک سے 3 جنوری 1898ء کو فرمایا اور اس کے اولین ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب مدیر "الحکم" مقرر ہوئے۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ "تاریخ احمدیت" جلد 2 ص 1 تا 5)

10- مالی خدمات بجالانے والے مخلصین کا خصوصی تذکرہ

• پہلی مالی تحریکات کیلئے یاددہانی اور سفر نصیبین کے اخراجات کی نئی تحریک

سیدنا حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے 10 اکتوبر 1899ء کو مرکز سلسلہ سے ایک مفصل اشتہار شائع ہوا جس میں حضور نے مالی جہاد میں شامل خصوصی مخلصین کا نام بنام تذکرہ کرنے کے علاوہ پہلی مالی تحریکات کی طرف پر شوکت الفاظ میں توجہ دلائی علاوہ ازیں نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آثار قدیمہ کا مشاہدہ کرنے کے لئے ایک تین رکنی وفد بھجوانے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"میرے نزدیک یہ قرین مصلحت قرار پایا ہے کہ تین دانشمند اور اولوالعزم آدمی اپنی جماعت میں سے نصیبین میں بھیجے جائیں۔ سو ان کی آمد و رفت کے اخراجات کا انتظام ضروری ہے۔ ایک ان میں سے مرزا خدابخش صاحب ہیں (-) اور ایسا اتفاق ہوا ہے کہ مرزا صاحب موصوف کا تمام سفر خرچ ایک مخلص باہمت نے اپنے ذمہ لے لیا ہے اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کا نام ظاہر کیا جائے۔ مگر دو اور آدمی ہیں جو مرزا خدابخش صاحب کے ہم سفر ہوں گے۔ ان کے سفر خرچ کا بندوبست قابل انتظام ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 164)

وفد کے باقی دو بزرگ ممبران یہ تھے۔

حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی

حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب بدوملہی۔ مرزا خدابخش صاحب کا سفر خرچ حضرت مولانا نور الدین صاحب نے اپنے ذمہ لیا اور باقی دو ارکان کے اخراجات حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے پیش کر دیئے۔ خود حضور نے اسی اشتہار کے حاشیہ میں تحریر فرمایا۔

"ایک ہمارے مخلص نے جن کا نام عبدالعزیز ہے جو اوجلہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں اور اس ضلع کے پٹواری ہیں جن کا نام پہلے میں لکھ چکا ہوں اپنے جوش اخلاص سے نصیبین کے سفر کے لئے ایک آدمی کے جانے کا آدھا خرچ اپنے پاس سے دیا ہے۔ عالی ہمتی

باقی صفحہ 5 پر

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

مفتوح اقوام سے حسن سلوک

ساسانی ایمپائر نے جو اپنے زمانہ کی دو زبردست طاقتوں میں سے تھی کمزور اہل عرب پر حملہ کیا اور بالآخر شکست کھائی اس ایمپائر کے مختلف حصے مختلف اوقات میں فتح ہوئے اور ان سے جو سلوک کیا گیا اس کی جھلک ان دستاویزات میں ملتی ہے جو فتح کے بعد مسلمان فاتحین سالاروں کی طرف سے تحریر میں آئیں۔

حذیفہ بن یمان کی تحریر

یہ وہ تحریر ہے جو حذیفہ بن یمان ماہ دینار کے باشندوں کو دیتے ہیں وہ ان کو ان کی جانوں پر اموال پر اراضی پر امان دیتے ہیں۔ ان کے مذہب کو تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ اور ان کی مذہبی رسوم میں اور ان کے درمیان روک نہیں ڈالی جائے گی۔ اور ان کی حفاظت کی جائے گی جب تک وہ مسلمان والی کو سالانہ جزیہ ادا کرتے رہیں جو بالغ پر اس کی حسب طاقت ہوگا اور جب تک وہ مسافر کی رہنمائی کرتے رہیں سڑکیں ٹھیک رکھیں اور ان کے علاقہ سے گزرنے والی مسلمان فوج کی ایک دن رات کی میزبانی کریں اور خیر خواہ رہیں۔ اگر وہ دھوکا دہی سے کام لیں یا اس مصالحت کی خلاف ورزی کریں تو ہماری ذمہ واری ان سے ہٹ جائے گی۔

گواہ شد فعقاع۔ نعیم بن مقرن، سوید بن مقرن۔

(طبری جلد سوم)

نعیم بن مقرن کی تحریر

نعیم بن مقرن نے شہر رے کے باشندوں کو جو تحریر دی اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

وہ باشندگان رے کو اور باہر کے باشندوں کو جو ان کے ساتھ ہی امان دیتے ہیں اس شرط پر کہ ہر بالغ سالانہ حسب طاقت جزیہ دے اور یہ کہ وہ خیر خواہی کریں راستہ بتائیں اور خیانت و دھوکا بازی نہ کریں اور ایک دن رات مسلمانوں کی میزبانی کریں اور ان کی تعظیم کریں جو مسلمانوں کو گالی دے گا وہ سزا پائے گا اور جو اس پر حملہ کرے گا مستوجب قتل ہوگا۔

تحریر ہو کر گواہی ڈالی گئی۔

(طبری جزء ثالث)

سوید بن مقرن کی تحریر

سوید بن مقرن یہ تحریر اہل قومس کو دیتے ہیں کہ انہیں امان ہے ان کے نفوس پر ان کے اموال پر ان کے مذاہب پر اس شرط پر کہ وہ جزیہ ہاتھ سے ادا کریں جو ہر بالغ پر اس کی حسب طاقت ہے اور اس شرط پر کہ وہ خیر خواہی کریں اور دھوکا نہ دیں اور راستہ بتائیں اور مسلمانوں کی ایک رات دن کی میزبانی ان کے ذمہ ہے مگر وہ اپنا اوسط کھانا کھلائینگے اور اگر وہ اس معاہدہ کی تحقیر کریں اور اس کو بدل دیں تو ہماری ذمہ داری ختم۔

لکھ کر گواہی ڈالی گئی۔

(طبری جزء ثالث)

سوید بن مقرن کی دوسری تحریر

یہ تحریر ہے جو سوید بن مقرن نے مرزبان صول، اہل دھستان اور تمام اہل جرجان کو دی ہے۔

تم پر ذمہ واری ہوگی اور ہم پر تمہاری حفاظت کرنا اس شرط پر کہ تم ہر سال جزیہ ادا کرو جو ہر بالغ پر اس کی حسب طاقت ہوگا۔

ہم اگر تم سے کسی سے کام لیں گے تو اس سے جزیہ نہ لیا جائے گا۔ ان کے لئے امان ہے ان کے نفوس کے لئے ان کے اموال کے لئے۔ ان کے مذہب کے لئے۔ ان کی شرائع کے لئے۔ اس میں کچھ ردوبدل نہ کیا جائے گا۔ یہ امان اس صورت میں برقرار رہے گی کہ وہ جزیہ دیں۔ مسافر کو راستہ بتائیں۔ خیر خواہ رہیں۔ مسلمانوں کی مہمان نوازی کریں اور کوئی دھوکا فریب ان سے صادر نہ ہو۔ جو شخص باہر کا ان میں آ کر رہے اس پر بھی یہ امان وارد ہوگی اور جو ان میں سے باہر جانا چاہے تو وہ امن میں ہوگا حتیٰ کہ اپنے امن کی جگہ میں پہنچ جائے جو مسلمان کو سب و شتم کرے وہ سزا پائے گا اور جو اس پر حملہ کرے مستوجب قتل ہوگا۔

گواہ شد سواد بن قطبہ۔ ھند بن عمرو۔ سماک بن مخرمہ۔ عیتبہ النھاس۔ (طبری جزء ثالث)

سوید بن مقرن کی تیسری تحریر

یہ تحریر ہے جو سوید بن مقرن نے فرخان کو دی جو طبرستان اور جیل جیلان کے متعلق ہے تمہیں خدائی امان کے ساتھ امان دی جاتی ہے اس شرط پر کہ تم اپنے علاقہ کے چوروں اور اپنے علاقہ کے سرحدی کناروں پر رہنے والے لوگوں کی روک تھام کرو اور ہمارے کسی باغی کو اپنے علاقہ میں پناہ نہ دو اور اپنے علاقہ کی زمین کے مالیہ سے 5 لاکھ درہم اپنی نواح کے والی کو دو اگر تم ایسا کرتے رہو تو ہمیں حق نہ ہوگا کہ تمہارے علاقہ پر حملہ کریں یا تمہاری اجازت کے بغیر وہاں داخل ہوں اور جب ہم تمہاری اجازت سے تمہارے علاقہ سے گزریں تو ہمارے لئے راستہ پر امن ہوگا اور اسی طرح ہمارا راستہ تمہارے لئے۔

تم ہمارے باغیوں کو پناہ نہ دو گے اور نہ ہمارا کوئی دشمن اپنے علاقہ میں رکھو گے نہ ہی بدعہدی کرو گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہمارے درمیان کوئی عہد نہیں۔

گواہ شد سواد بن قطبہ، ھند بن عمرو۔ سماک بن مخرمہ، سماک بن عبید عیتبہ بن النھاس۔

عتبہ بن فرقد کی تحریر

یہ تحریر ہے جو امیر المومنین عمر بن خطاب کے عامل عقبہ بن فرقد آذربائیجان کے باشندوں کو دیتے ہیں۔ آذربائیجان کے میدانی علاقہ اور پہاڑی علاقہ اور سرحدی اور کناروں کے علاقہ کے رہنے والوں اور تمام مذاہب والوں کے لئے یہ تحریر ہے۔

ان سب کو امان ہے ان کے نفوس کے لئے۔ ان کے اموال کے لئے۔ ان کے مذاہب کے لئے۔ ان کی شریعتوں کے لئے۔ اس شرط پر کہ وہ جزیہ ادا کریں اپنی طاقت کے مطابق یہ جزیہ نہ بچے پر ہے نہ عورت پر نہ لمبے بیمار پر جس کے پاس مال نہیں۔ نہ اس عابد گوشہ نشین پر جس کے پاس کچھ مال نہیں اور یہاں کے باشندوں کیلئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی جو باہر سے آ کر ان کے ساتھ آباد ہو۔ ان کے ذمہ اسلامی لشکر کی ایک دن رات کی مہمان نوازی ہے اور اس کو راستہ بتانا ہے۔ اگر کسی سے کوئی فوجی خدمت لے جائے گی تو اس سے جزیہ ساقط کر دیا جائے گا۔ جو یہاں قیام کرے اس کے لئے یہ شرائط ہیں اور جو یہاں سے باہر جانا چاہے وہ امن میں ہے حتیٰ کہ اپنے امن کے مقام پر چلا جائے۔

یہ تحریر جندب نے لکھی اور اس کے گواہ بکیر بن عبداللہ اور سماک بن خرشہ ہیں۔

(طبری جزء ثالث)

ایک دفعہ آذربائیجان کے ایک حصہ کے لوگوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنگ کا علم بلند کیا۔ حضرت حذیفہؓ شہر اردبیل پہنچے جہاں کے رئیس نے جس کے سپرد ٹیکس جمع کرنے کا کام تھا لشکر مسلمانوں کے خلاف جمع کر رکھا تھا۔ چند دن کی لڑائی کے بعد بالآخر اس رئیس نے اس شرط پر صلح کر لی کہ:۔

کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا نہ ہی کوئی گرفتار کیا جائے گا۔ کوئی آتش کدہ نہ گرایا جائے گا اور کسی قسم کی مذہبی رسوم یا تہوار کے موقعہ پر ان کے مظاہروں اور رقص وغیرہ میں کوئی دخل اندازی نہ کی جائے گی۔ اہل آذربائیجان جزیہ ادا کریں گے۔

(فتوح البلدان بلاذری)

سراقہ بن عمرو کی تحریر

یہ وہ تحریر ہے جو امیر المومنین عمر بن خطاب کے گورنر سراقہ بن عمرو نے شہر براز اور آرمینیا اور ارمن کے باشندوں کو دی ہے۔

وہ انہیں امان دیتے ہیں ان کی جانوں پر اموال پر اور مذاہب پر کہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے۔ وہ حملہ کی صورت میں فوجی خدمت سرانجام دیں گے اور ہر اہم کام میں جب حاکم مناسب سمجھے مدد دینگے اور جزیہ ان پر نہ لگایا جائے گا بلکہ فوجی خدمت جزیہ کے بدلہ میں ہوگی مگر جو فوجی خدمت نہ دیں ان پر اہل آذربائیجان کی طرح جزیہ ہے اور راستہ بتانا ہے؟ اور پورے ایک دن کی میزبانی ہے لیکن اگر ان سے فوجی خدمت لی جائے گی تو جزیہ نہ لگایا جائے گا اور اگر فوجی خدمت نہ لی جائے گی تو جزیہ لگایا جائے گا۔

گواہ شد عبدالرحمان ربیعہ، سلمان بن ربیعہ، بکیر بن عبداللہ۔ یہ تحریر مرضی بن مقرن نے لکھی اور وہ بھی گواہ ہیں۔ (طبری جزء ثالث)

بکیر بن عبداللہ کی تحریر

یہ وہ تحریر ہے جو بکیر بن عبداللہ نے کہستان قبج میں اہل موقان کو دی ہے ان کو امان ہے ان کے جانوں پر ان کے مالوں پر ان کے مذہب پر ان کے شریعتوں پر اس شرط پر کہ جزیہ دیں جو ہر بالغ پر ایک دینار یا اس کی قیمت ہے اور خیر خواہی کریں اور مسلمان کو راستہ دکھائیں اور ایک دن رات میزبانی کریں۔ ان کیلئے یہ امان ہوگی جب تک وہ اس عہد نامہ پر قائم رہیں اور خیر خواہ رہیں اور ہمارے ذمہ ان سے وفاداری ہے واللہ المستعان لیکن اگر وہ اس عہد کو ترک کر دیں اور کوئی فریب ان سے سرزد ہو تو ان کی امان باقی نہ ہوگی مگر یہ کہ وہ دھوکا کرنے والوں کو حکومت کے سپرد کر دیں۔ ورنہ وہ بھی ان کے شریک سمجھے جائیں گے۔

گواہ شد شماخ بن صرار۔ رساس بن جنادب۔

بقیہ صفحہ 6

اس کو کہتے ہیں کہ اس تھوڑی سی دنیوی معاش کے ساتھ اس قدر خدمت دینی کو شجاعت ایمانی سے بجالائے ہیں اور ایسا ہی میاں خیرالدین کشمیری سیکھواں نے اس سفر کے لئے اپنی حیثیت سے زیادہ ہمت کر کے دس روپیہ دیئے ہیں۔

حضور کی سکیم یہ تھی کہ یہ وفد آثار قدیمہ کی تحقیقات کے ساتھ ساتھ پیغام صداقت بھی پہنچائے۔ فونوگراف کی ایجاد ان دنوں نئی نئی ملک میں یورپ سے پہنچی تھی آپ چار گھنٹہ کا ایک عربی خطاب بھی اس میں ریکارڈ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تا بلاد عربیہ حضور کی زبان مبارک سے حق کی منادی سن لیں مگر افسوس بعض وجوہ کی بناء پر پورا پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔

ایک بزرگ چوہوں کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ کسی نے کہا آپ بلی کیوں نہیں رکھ لیتے؟ (کہ یہ کمبخت آپ کے گھر سے بھاگ جائیں) بزرگ نے جواب دیا کہ بلی اس لئے نہیں رکھتا کہ اس سے ڈر کر چوہے ہمسایہ کے گھر میں جا گھسیں گے۔

(نسخہ کیمیا ص 429۔ امام غزالی ترجمہ غلام یزدانی۔ ایڈیشن اول 1973ء۔ ناشر ان قرآن لیمیٹڈ لاہور)

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

مُردوں کو زندگی عطا کرنے والے خدا کا ایک انعام

ایک احمدی ڈاکٹر کا دستِ شفا

کینیڈا کے شہر ایڈمنٹن میں 24 فروری 2001ء کو آدھی رات کے وقت ایک تیرہ (13) ماہ کی پھول سی بچی جانگیئے میں قمیص پہنے اپنے بیڈروم سے باہر نکلی - باہر بلا کی سردی تھی - ٹمپریچر 24 درجے تھا - شاید وہ چاندنی میں نہائی ہوئی سفید - چمکتی ہوئی برف پر چند منٹ دوڑی بھاگی بھی ہو لیکن بالآخر اسے سردی نے دبوچ لیا اور وہ برف پر گر کر برف کا ڈھیلا بن گئی - کوئی تین گھنٹے بعد اس کی والدہ (جو گرم بستر میں نیند کے مزے لے رہی تھی) کی آنکھ کھلی - اس نے بچی کو بستر پر نہ پایا تو ہڑ بڑا کر اٹھی اور دیوانہ وار باہر کو بھاگی - سخت حیران و پشیمان - اس نے اس برف کے ڈھیلے کو اٹھایا اور اسے ڈاکٹروں کے سپرد کر دیا - لیکن منہ تو برف کا ڈھیلا بن چکا تھا - آکسیجن پہنچانا بھی مشکل تھا - مگر ڈاکٹر ناامید نہیں تھے - بہرحال کوششیں شروع ہوئیں - دل (جو نہ جانے کب سے بند تھا) اس میں ہلکی سی ارتعاش پیدا ہوئی - ڈاکٹروں کے چہروں پر امید افزا آثار نمودار ہوئے - زندگی عود کر آئی اور پھر اس کے معالج ڈاکٹر ندیم میاں (جو پاکستانی بھی ہیں اور احمدی بھی) کی بھرپور توجہ - علاج اور دعاؤں سے جلد جلد صحت یاب ہوتی چلی گئی - پاؤں اور ہاتھ کی انگلیاں بھی کاٹنے کا خدشہ رفع ہو گیا اور کوئی ایک ماہ بعد بچی (معجزانہ طور پر بچ جانے والی بچی) ہنستی کھیلتی اپنے گھر روانہ ہوئی -

یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے کیا جو مردوں کو زندگی عطا کرتا ہے مگر اس کے معالج ڈاکٹر ندیم میاں کو ایسی شہرت ملی کہ رہے نام اللہ کا - اس کے کینیڈین، امریکن اور نیٹ ورکس پر انٹرویوز ہوئے - پریس کانفرنسیں ہوئیں - بے شک یہ اللہ تعالیٰ کا انعام تھا - بچی کے لئے بھی اور اس کے معالج (ڈاکٹر) کے لئے بھی - بچی معجزانہ طور پر بچ گئی اور ڈاکٹر کو عزت و افتخار ملا اور اس کا نام امریکہ - کینیڈا بلکہ آسٹریلیا تک گونجا - ملاحظہ فرمایئے چند اخباری تراشے مثلاً :-

ٹورنٹو سٹار (Toronto- Star) نے اپنی 12 مارچ 2001ء کی اشاعت میں واقعہ کی تفصیلی رپورٹ شائع کی کہ " بچی کے معالج (جو ایڈمنٹن کے چلڈرن ہسپتال میں کام کر رہے ہیں) بچی کے پاؤں پہ "فراسٹ بائٹ" کے نشان مدہم پڑ جانے پہ کہا کہ اب ہمیں توقع ہے کہ ہم مکمل شفایابی کی طرف بڑھ رہے ہیں ڈاکٹر میاں جو 14 سال سے "پیڈریاٹیشن" کے طور پر اس ہسپتال میں کام کر رہے ہیں - بچی کی جلد صحت یابی سے بہت متاثر ہیں " ویکورسن نے بچی کے ڈاکٹر کے حوالے سے لکھا - " وہ اور اس کے معالج بڑی بہادری سے بیماری سے جنگ کر رہے ہیں " -

اخبار ریڈ ڈیئر (Red-Dear) نے اپنی 7 مارچ 2001ء کی اشاعت میں لکھا - " ایڈمنٹن کی معجزانہ طور پر بچ جانے والی بچی اپنی جلد صحت یابی سے ڈاکٹروں کو حیران کر رہی ہے " -

یہ خبر امریکی اخبارات میں بھی شائع ہوئی - مثلاً امریکہ کے اخبار " ڈیزرٹ سن " (Desert-Sun) نے ڈاکٹر ندیم میاں کی پریس کانفرنس کی خبر کو تفصیل سے پیش کیا - پھر یہ خبر ہفت سمندر پار آسٹریلیا بھی جا پہنچی اور وہاں کے " سڈنی مارننگ ہیرلڈ " (Sydney Morning Herald) نے واقعہ کی مفصل رپورٹ شائع کی اور لکھا کہ ڈاکٹر ندیم میاں (اریکا کے پیڈریاٹیشن) نے کہا کہ " بچی کے کیس نے ڈاکٹروں کو بھی حیران کر دیا " -

" آٹو واہ سٹیزن " (The Ottwa Citizen) نے اپنی 31 مارچ 2001ء کی اشاعت میں اس واقعہ کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد لکھا کہ معجزانہ طور پر بچ جانے والی بچی پانچ مشکل ہفتے گزارنے کے بعد مکمل طور پر صحت یاب ہونے پر گھر لوٹ رہی ہے اس کے معالج ڈاکٹر ندیم میاں (جن کا اخبار بار بار ذکر کرتا ہے) کہتے ہیں - " اریکا کا کیس طب کی دنیا کا ایک حیران کن کیس ہے - نہ سانس جاری ہے - نہ دل دھڑکتا ہے (اور نہ جانے کب سے اس کی دھڑکن بند ہے) مگر اس کے بعد شفایابی - یقیناً طب کی دنیا کا یہ ایک تاریخ ساز کیس ہے " -

بلاشبہ - یہ حقیقت بھی ہے اور معجزہ بھی - اور اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ایک نشان بھی - اور مُردوں کو زندگی عطا کرنے والے خدا کا ایک انعام بھی -

---

نور الٰہی ملک صاحب لاہور

محترمہ ناصرہ شفقت صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ کو ہم سے جدا ہوئے 20 ستمبر کو ایک سال گزر گیا اگر چہ کل ہی کی بات لگتی ہے - مرحومہ کی یاد ہے کہ معدوم ہوتی نظر نہیں آتی اور ہو بھی کیسے وہ سادہ لوح ہونے کے باوجود بہت سے نیک خصائل و شمائل کی حامل تھی - ہماری شادی سے قبل اس کا نام ناصرہ بیگم تھا جو بعد میں ناصرہ شفقت میں تبدیل کر لیا گیا اور وہ اس دن سے لے کر آخر تک اسم با مسمّٰی ثابت ہوئیں - 45 سال زوجیت میں قدم قدم پر مددگار اور مشفق بنی رہی - اوائل سالوں میں مالی فراخی نہ تھی دستکاری سے آمد پیدا کر کے ہاتھ بٹایا - اپنے مکان کی تعمیر میں جسمانی مشقت تک سے گریز نہ کیا - اپنی بچیوں کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے دیا - اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں نظام زوجیت کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے اور اس کی اغراض سکینت، مودت اور رحمت بیان فرمائی ہیں - مرحومہ نے ان اغراض کو غایت درجہ تک پہنچایا - اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کیا - گھریلو زندگی سے ہٹ کر بھی اللہ تعالیٰ نے اسے اخلاق فاضلہ سے نوازا تھا - بالخصوص مہمان نوازی، ستاری، صلح جوئی اور خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ مشتے از خروارے کے طور پر کچھ تفصیل عرض کرتا ہوں -

مہمان نوازی

عزیز و اقارب کی مہمان نوازی تو ہر شخص کچھ نہ کچھ کرتا ہے مگر مرحومہ اجنبی مہمان کی خدمت کے لئے بھی ہر طور تیار رہتی تھی - ایک دفعہ جاڑے کے موسم میں رات گئے خاکسار کا ایک دوست آ گیا - اس سے پردہ بھی تھا اور الگ جگہ بھی نہ تھی خاکسار نے معذرت کرنا چاہی مگر اس نیک خصلت نے پسند نہ کیا - مہمان کو کمرے میں سلایا اور موصوفہ نے بچوں سمیت رات کچن میں گزاری - سلسلہ کے کارکنان اور بزرگان جن میں حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم بھی شامل تھے ہمارے گھر قدم رنجہ فرماتے رہے اور مرحومہ ان کی خدمت کرتے ہوئے پھولے نہ سماتی تھی -

ستاری

نفس امارہ کا برائی کی طرف مائل ہو جانا عمومی بات ہے اور اس سے مبرا صرف وہی ہو سکتا ہے - جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے - مرحومہ کے علم میں کئی لوگوں کی بشری کمزوریاں اور اعمال کی سیئات آئیں جن میں خاکسار بھی شامل تھا مگر اس نیک خو نے کبھی طعنہ دیا نہ ذکر کیا - اور کمال ستاری سے کام لیا -

صلح جوئی

مرحومہ کبھی بھی کسی سے دو دن سے زائد ناراض نہ رہی اور ہر آن صلح کرنے میں پہل کی - ایک دفعہ خاکسار کے ایک عزیز کے گھر والوں نے کچھ اس طرح باتیں کیں کہ ان کے ساتھ تعلقات رکھنے کے لئے خاکسار کی طبیعت میں انقباض پیدا ہوا - اس پر مرحومہ نے کہا کہ اس طرح ان میں اور ہم میں فرق کیا ہوا ہمیں عفو اور درگزر سے کام لینا چاہئے - چنانچہ ہم ان کے گھر چلے گئے اور باہمی احترام پیدا ہو گیا صلہ رحمی کا بڑا خیال رکھتی تھی اور دور دور کے رشتہ داروں سے تردد کر کے ملنے جاتی اور تعلقات کو فروغ دیتی رہی -

خدمت سلسلہ

یوں تو شروع سے ہی جماعتی خدمت میں پیش پیش رہی مگر جب سے وصیت کی اس میں تیزی آ گئی - بیت التوحید کی تزئین کی بڑی لو لگی رہی - خدمت کی وجہ سے حلقہ میں صدر لجنہ منتخب ہوئی - اللہ تعالیٰ دلوں کو جانتا ہے اس کے خلوص کو نوازا گیا - بیت التوحید کی خدمت اور ہر سال اعتکاف بیٹھنے والی مستورات کی دیکھ بھال رنگ لائی اور مرحومہ دوسری دفعہ پھر حلقہ میں صدر لجنہ منتخب ہوئی - اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسن کارکردگی پر دونوں دفعہ ٹرافی حاصل کی - اس کی خدمت کو جماعت نے سراہا اور اس اعزاز کو مرحومہ کے کتبہ پر لکھوانے کی اجازت دے دی - اگرچہ خدمت دین اک فضل الٰہی ہے جس کے بدلے میں انعام مطلوب نہیں ہوتا مگر اللہ جل شانہ خادموں کو انعام دیئے بغیر کب چھوڑتا ہے - مرحومہ کو جب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا اس وقت ایک بادل کے ٹکڑے کا سایہ تھا اور خنک ہوا چل رہی تھی جیسے جنت کی کھڑکی کھل گئی ہو -

---

نئی فصل

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں -

" ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں - دنیا کا یہ حال ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے - حقوق اور وصایا کی پروا نہیں ہے - دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے - ذرا سا نقصان ہوتا دیکھ کر دین کے حصہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ضائع کر دیتے ہیں - جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصہ میں دیکھی جاتی ہیں - لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں - نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں .... آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقویٰ اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آتی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے " -

(ملفوظات جلد دوم ص 676)

کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے طلباء وطالبات متوجہ ہوں

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد کی فہرست کے مطابق صرف مندرجہ ذیل یونیورسٹیز/انسٹی ٹیوشنز کو ہی یونیورسٹی گرانٹس کمیشن تسلیم (Recognize) کرتی ہے۔ اس لئے طلباء وطالبات اس سے آگاہ رہیں۔

فیڈرل ایریا

(الف) حکومتی ادارہ جات

1- علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد
2- بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد
3- انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد
4- نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز اسلام آباد (NUML)
5- نیشنل یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی راولپنڈی (NUST)
6- پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ اپلائیڈ سائنسز اسلام آباد
7- قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

(ب) پرائیویٹ ادارہ جات

1- نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ امرجنگ سائنسز اسلام آباد (FAST)
2- Comsats انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اسلام آباد

پنجاب

(الف) حکومتی ادارہ جات

1- بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان
2- فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی راولپنڈی
3- گورنمنٹ کالج لاہور
4- اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
5- لاہور کالج فارویمن لاہور
6- نیشنل کالج آف آرٹس لاہور
7- یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد
8- یونیورسٹی آف ارائڈ ایگریکلچر مری روڈ راولپنڈی
9- یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
10- یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا
11- یونیورسٹی آف پنجاب لاہور

(ب) پرائیویٹ ادارہ جات

1- لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور کنٹونمنٹ کوآپریٹو سوسائٹی لاہور (LUMS)
2- لاہور سکول آف اکنامکس لاہور

سندھ

(الف) حکومتی ادارہ جات

1- انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی (IBA)
2- لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز جامشورو
3- مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو
4- NED یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی
5- پاکستان نیول اکیڈمی کراچی
6- قائدعوام یونیورسٹی آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ
7- شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور
8- سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈوجام
9- یونیورسٹی آف کراچی
10- یونیورسٹی آف سندھ جامشورو

(ب) پرائیویٹ ادارہ جات

1- آغاخان یونیورسٹی کراچی
2- بقائی میڈیکل یونیورسٹی کراچی
3- Greenwich یونیورسٹی کراچی
4- ہمدرد یونیورسٹی کراچی
5- انڈس ویلی سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹیکچر کراچی
6- انسٹی ٹیوٹ آف بزنس مینجمنٹ کراچی
7- اقراء یونیورسٹی کراچی
8- Isra یونیورسٹی۔ حیدرآباد
9- جناح یونیورسٹی فارویمن کراچی
10- کراچی انسٹی ٹیوٹ آف اکنامکس اینڈ ٹیکنالوجی کراچی
11- KASB انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی
12- محمد علی جناح یونیورسٹی کراچی
13- ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی کراچی
14- شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کراچی (SZABIST)
15- سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی۔
16- ٹیکسلا انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان
17- ضیاءالدین میڈیکل یونیورسٹی۔ کراچی

بلوچستان

1- بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار
2- یونیورسٹی آف بلوچستان۔ کوئٹہ

NWFP

(الف) حکومتی ادارہ جات

1- گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان
2- ہزارہ یونیورسٹی ڈھوڈیال مانسہرہ
3- کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔ کوہاٹ
4- ملٹری کالج آف انجینئرنگ رسالپور
5- NWFP یونیورسٹی آف ایگریکلچر پشاور
6- NWF یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور
7- پاکستان ملٹری اکیڈمی ایبٹ آباد
8- یونیورسٹی آف پشاور۔ پشاور

(ب) پرائیویٹ ادارہ جات

1- CECOS یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ ایمرجنگ سائنسز پشاور
2- سٹی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور
3- غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی ٹوپی (GIK)
4- قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیرہ اسماعیل خان
5- سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی۔ پشاور

آزاد جموں اینڈ کشمیر

(الف) حکومتی ادارہ جات

1- یونیورسٹی آف آزاد جموں اینڈ کشمیر۔ مظفرآباد آزاد کشمیر

(ب) پرائیویٹ ادارہ جات

1- الخیر یونیورسٹی آزاد جموں وکشمیر
2- محی الدین اسلامک یونیورسٹی آزاد جموں وکشمیر

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم منیر احمد قریشی صاحب H-46 ماڈل ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ سانس کی تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ نور بی بی صاحبہ زوجہ مکرم نذر محمد صاحب مرحوم آف ادرحماں۔ سرگودھا عرصہ ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں اکثر گھبراہٹ و بے چینی رہتی ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم میاں وسیم احمد صاحب گلوبل ڈش سروس ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ تبسم بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب مقیم ڈیلٹا کینیڈا بوجہ ذیابیطس علیل ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو اور بشریٰ ظفر صاحبہ کو 24 دسمبر 2001ء کو ربوہ میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور نے فریحہ ظفر عطا فرمایا ہے نومولودہ چوہدری ریاض احمد صاحب ڈسکہ کی پوتی اور چوہدری محمود احمد صاحب کی نواسی ہے۔ بچی کے باعمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ظفر ممتاز صاحب دارالصدر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری کزن عزیزہ مسرت خلیل دختر چوہدری نذیر احمد صاحب کراچی اہلیہ چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب (گھٹیالیاں) حال اسلام آباد 11 دسمبر 2001ء کی صبح ہارٹ اٹیک ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہوسکیں۔ 12 دسمبر صبح 9 بجے بیت الذکر اسلام آباد میں مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 60 سال تھی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

مکرم مہر بشارت احمد صاحب ولد مکرم مہر داؤد احمد صاحب ساکن محلہ بادشاہانوالہ خوشاب شہر نے مورخہ 23-1-90 کو وصیت کی تھی۔ وصیت کا نمبر 26894 ہے لیکن چار سال سے ان کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر ان کے کسی عزیز رشتہ دار کو ان کا علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو فوری مطلع کریں۔''

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خبریں

ربوہ 3 جنوری 2002ء گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 5 اور زیادہ سے زیادہ 11 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 4 جنوری - غروب آفتاب: 5-20

☆ ہفتہ 5 جنوری - طلوع فجر: 5-40

☆ ہفتہ 5 جنوری - طلوع آفتاب: 7-07

پاکستان کسی شہری کو بھارت کے حوالے نہیں کریگا جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے پیش کردہ فہرست ملزمان میں کسی کو بھارت کے حوالے کئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا جب تک کوئی واضح اور معین ثبوت پیش نہیں کیا جاتا تب تک کسی کے خلاف ایکشن لینے کا جواز نہیں ہے۔

سارک وزرائے خارجہ کانفرنس کھٹمنڈو میں سارک وزرائے خارجہ کانفرنس شروع ہوگئی۔ پاکستان اور بھارت کے وزرائے خارجہ نے گرم جوشی کے ساتھ ایک دوسرے کا خیر مقدم کیا۔

دینی جماعتوں کا انتخابی اتحاد آئندہ ہونے والے انتخابات میں پاکستان کی بڑی دینی سیاسی جماعتوں نے انتخاب میں اتحاد کا فیصلہ کیا ہے ان جماعتوں میں جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام، تحریک جعفریہ پاکستان اور جمعیت علماء پاکستان شامل ہیں۔ اتحاد کی بات جمعیت علماء پاکستان کے شاہ احمد نورانی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ 18 جنوری کو پہلی ریلی کوئٹہ میں کی جائیگی۔ کشمیر میں جہاد کرنے والی تنظیموں کے خلاف حکومتی کریک ڈاؤن ظالمانہ اقدام ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تمام مذہبی راہنماؤں کو رہا کرے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کشمیر پالیسی غیر دانشمندانہ ہے۔

بھارتی چینلوں کے خلاف پابندی ہائی کورٹ میں چیلنج کیبل نیٹ ورک پر بھارتی ٹی وی چینلز اور الجزیرہ ٹیلی ویژن کی نشریات بند کرنے کے حکومتی اقدام کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا۔ ایم ڈی طاہر کی طرف سے دی گئی درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ پابندی نہ صرف ملکی قوانین بلکہ عالمی کنونشن کی بھی خلاف ورزی ہے۔ شہریوں کو باخبر رہنے کا حق حاصل ہے۔

سپریم کورٹ میں 4 نئے ججوں کی تقرری کے خلاف رٹ ایک لائر فورم کی طرف سے سپریم کورٹ میں چار نئے ججوں کی تقرری کے خلاف رٹ درخواست دائر کر دی گئی ہیں۔ درخواست میں جسٹس نواز، جسٹس فقیر محمد، جسٹس رمدے اور جسٹس سردار رضا کو فریق بنایا گیا ہے اور کہا گیا ہے ججوں کی مشترکہ سنیارٹی لسٹ ہونی چاہئے۔ مذکورہ بالا ججوں کو سپریم کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔

ممتاز صنعت کار سیٹھ احمد داؤد کا انتقال

پاکستان کے ممتاز صنعتکار اور داؤد گروپ آف کمپنیز کے چیئرمین سیٹھ احمد داؤد 97 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ سیٹھ داؤد نے تجارتی سرگرمیوں کے ساتھ تعلیمی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھا وہ داؤد انجینئرنگ کالج کے بانی تھے۔ مرحوم وفاقی وزیر تجارت عبدالرزاق داؤد کے تایا تھے۔

پاکستان کرکٹ ٹیم کی بنگلہ دیش روانگی

پاکستان کی کرکٹ ٹیم پہلی دفعہ بنگلہ دیش کے خلاف ان کی ہوم گراؤنڈ پر ٹیسٹ کھیلنے کے لئے ڈھاکہ پہنچ گئی ہے۔ ٹیم کی قیادت وقار یونس کر رہے ہیں۔

کراچی میں دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کے دفاتر پر چھاپے اور گرفتاریاں کراچی پولیس نے جہادی تنظیموں کے خلاف آپریشن کرتے ہوئے لشکر طیبہ اور جیش محمد سمیت دیگر تنظیموں کے 100 افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق بفرزون، نارتھ کراچی، گلشن اقبال، لانڈھی، سعید آباد اور سولجر بازار میں ان تنظیموں کے 6 دفاتر سیل کئے گئے۔ 4 مساجد کے خطیب بھی گرفتار کئے گئے سپاہ صحابہ کے ہیڈ کوارٹرز پر

امریکی فوجی ملا عمر کی تلاش کر رہے ہیں

امریکی فوجیوں نے جنوبی افغانستان میں طالبان حکومت کے لیڈر ملا عمر کی تلاش شروع کر دی ہے۔ افغان سربراہ حامد کرزئی نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ملا عمر قندھار سے شمال مغرب میں پہاڑی علاقے باغران میں چھپے ہوئے ہیں۔ پینٹاگون نے تصدیق کی ہے کہ ایک امریکی مشن ملا عمر کی تلاش میں بھیجا گیا ہے۔ طالبان کے دور کے انٹیلی جنس چیف ملا خاکسار جو کہ اب طالبان سے منحرف ہو چکے ہیں انہوں نے بھی کہا ہے کہ ملا عمر باغران کے علاقے میں ہیں اور انہیں ایک قبائلی لیڈر عبدالواحد نے پناہ دے رکھی ہے اور قبائلی فوجیں ان کی حفاظت کر رہی ہیں۔

زلزلے کے جھٹکے جمعرات دن 12:10 پر ربوہ اور گردونواح میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

یورو کی پاکستانی قیمت کراچی میں نیشنل بنک آف پاکستان نے یورپین ممالک میں جاری ہونے والی کرنسی یورو کی پاکستان میں قیمت خرید 53 روپے 43 پیسے اور قیمت فروخت 53 روپے 89 پیسے مقرر کی ہے۔

فوجی توازن

پاکستان	بھارت
کل فوج 6 لاکھ 20 ہزار	12 لاکھ 63 ہزار
ریزرو فوج 5 لاکھ 13 ہزار	5 لاکھ 35 ہزار
بری فوج 5 لاکھ 50 ہزار	11 لاکھ
ٹینک 2 ہزار 3 سو	3 ہزار 414
میزائل حتف 1	پرتھوی + [illegible]
بحریہ کل 25 ہزار	53 ہزار
جنگی جہاز 8	27
آبدوزیں 10	16
طیارے 194	109
فضائیہ 4500	ایک لاکھ 10 ہزار
طیارے 353	760

(روزنامہ پاکستان 31 دسمبر 2001ء)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم عزیز و اقارب کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: اصفہان شجر کاروبخی ٹیبل ڈائز - کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12 - نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:mobi-k@usa.net

WANTED Medical Representatives

To be based at ○ LAHORE/FAISALABAD RAWALPINDI/PESHAWAR MULTAN/KARACHI/QUETTA

PREREQUISITES: ○ 3-5 Years Experience of National Multinational Pharmaceutical Company.
○ Age Limit - 32 Years ○ Should own vehicle

PROSPECTS: ○ Handsome salary package etc.
○ Promotion to managerial cadres at earliest based on extra ordinary performances.

Please send your C.V. with latest photo addressed to Marketing Manager
P.O. BOX 4038 - LAHORE Latest by January 12, 2002

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل - کریم آباد چورنگی - کراچی فون نمبر 6330334 - 6325511

پروپرائیٹر: - میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

اکسیر موٹاپا

موٹاپا کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے۔

قیمت فی ڈبی -/50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں)

بذریعہ ڈاک منگوائی جاسکتی ہے۔ ڈاک خرچ -/50 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

☎04524-212434-Fax:213966

ھوالشافی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

مقبول ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

بس سٹاپ بستان افغاناں - تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل - 61

گمشدہ کارڈلیس فون

گزشتہ جمعہ دارالنصر سے بیت اقصیٰ جاتے ہوئے ایک عدد کارڈلیس فون جس کا اگلا حصہ اور پچھلا حصہ سیاہ ہے۔ کہیں گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملا ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا دیں۔